بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷/۷۲ منگل ۶ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۱۶ اظہور ۱۳۶۲ ہش ۱۶ اگست ۱۹۸۳ء نمبر ۱۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

—• ربوہ ۱۵ اظہور (اگست) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

سر درد کی تکلیف ہے اور کمزوری بہت ہے۔ ٹانگوں میں بھی درد کی تکلیف پہلے کی نسبت بڑھ گئی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

نہایت مخلص پاکستانی احمدی معالج محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی شہادت کے دردناک پس منظر میں

ڈیٹرائٹ میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے سالانہ کنونشن کا نہایت کامیاب انعقاد

اس تاریخی کنونشن کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا دلوں کو ہلا دینے والا ولولہ انگیز پیغام

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں وسیع پیمانہ پر خبروں کی اشاعت، ملک بھر میں اسلام اور احمدیت کا غیر معمولی چرچہ

لجنات اماء اللہ امریکہ کی نمائندہ خواتین سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کا ایمان افروز تفصیلی خطاب

امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا سالانہ کنونشن ۱۲، ۱۳، ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء کو مشی گن سٹیٹ کے مرکزی شہر ڈیٹرائٹ (DETROIT) میں عبادات، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول اور سوز و گداز اور تضرع و ابتہال سے معمور فضا میں نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے منعقد ہوا۔ یہ تاریخی کنونشن امریکہ اور کینیڈا کے دور و دراز علاقوں سے آئے ہوئے احباب کے ایمانوں کو نئی جلاء اور روحوں کو نئی بالیدگی عطا کرنے نیز خدمتِ اسلام کے عزائم کو نئی پختگی، نئے جذبہ و جوش اور نئے حوصلوں اور ولولوں سے مالا مال کرنے اور بحمد اللہ تعالیٰ اسکی غیر معمولی نصرت و حمایت کو آشکار کرتے اور چمکتے ہوئے تائیدی نشانوں کو منصۂ شہود پر لانے کا موجب بنا۔ اس طرح امریکہ کی سرزمین میں شمعِ احمدیت کے پروانوں کے اس عزم بالجزم کا ایک اور عملی ثبوت منظرِ عام پر آئے بغیر نہ رہا کہ ؎

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائینگے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در سے جائینگے ہم
تری محبت کے جرم میں جو پیس بھی ڈالے جائینگے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائینگے ہم

جماعت احمدیہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اس سالانہ کنونشن کو یہ تاریخ ساز اہمیت حاصل ہے کہ یہ ڈیٹرائٹ کے مقامی احمدیوں کے خلاف بعض دہشت پسندوں کی دہشت انگیز کارروائیوں اور قتل و غارت گری کے پس منظر میں منعقد ہوا اور ہوا بھی غایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ۔ کنونشن سے چند روز قبل بعض دہشت پسندوں کی طرف سے ڈیٹرائٹ میں مقیم پاکستانی احمدی معالج محترم جناب ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو جو جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل جنرل سیکرٹری بھی تھے بے دردی سے شہید کرنے کے علاوہ ڈیٹرائٹ کے احمدیہ مشن اور مسجد کو بموں سے اڑا دیا گیا تھا اور اس موقعہ پر یہ غیر معمولی خدائی نشان ظاہر ہوا تھا کہ بموں سے مشن اور مسجد کو اڑانے والے دہشت گرد خود اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں بھسم ہو گئے تھے۔

اس دردناک پس منظر میں منعقد ہونے والے اس تاریخی کنونشن میں اخبارات، ریڈیو، ٹیلیویژن، نیوز ایجنسیوں اور ابلاغ عامہ سے تعلق رکھنے والے دیگر اداروں نے گہری دلچسپی لی۔ ان کے نمائندے کنونشن کی کارروائی اور تاثرات قلمبند کرنے کی غرض سے بڑی کثرت سے آئے اور انہوں نے نہ صرف کارروائی کی بڑی تفصیل خبریں بلکہ اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق سربرآوردہ مقامی احمدیوں کے انٹرویو بھی وسیع پیمانہ پر شائع، نشر اور ٹیلی کاسٹ کئے۔ اس کے نتیجہ میں اس کنونشن کی وساطت سے امریکہ میں اسلام اور جماعت احمدیہ کا خوب چرچا ہوا۔ اخبارات نے اس امر کا بطور خاص ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ جو اسلام دنیا میں پیش کرتی ہے وہ تشدد آمیز سرگرمیوں اور مار دھاڑ سے یکسر مبرا ہے اور اس کا پیغام تمام تر محبت و اخوت، انسانی ہمدردی اور باہم صلح و آشتی پر مبنی ہے۔ یہ صرف پُرامن ذرائع سے دین کی تبلیغ و اشاعت پر یقین رکھتی ہے۔ اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف خاص کے ماتحت پبلسٹی کے ایسے غیر معمولی سامان کئے کہ اپنی طرف سے اربوں روپیہ خرچ کر کے بھی اتنے وسیع پیمانہ پر اشاعت و تشہیر کا انتظام نہ ہو سکتا۔

کنونشن پہلے وہاں کی یونیورسٹی کی عمارت میں منعقد کرنے کا انتظام کیا گیا تھا لیکن یونیورسٹی نے بہت تنگ وقت میں یونیورسٹی کی عمارت اور ہوسٹل وغیرہ کرایہ پر دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت فوری طور پر متبادل جگہ کا انتظام کیا گیا۔ نئے انتظام کے تحت کنونشن کا انعقاد یونیورسٹی ہال کی بجائے ایک باغ کے اندر کھلی فضا میں عمل میں آیا۔ اس کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ احباب جماعت امریکہ کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ کینیڈا کے دور و دراز علاقوں تک سے کمال جذبہ و جوش کے ساتھ دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے خوف و خطر اور خدا اور اس کے دین کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کے عزم سے مالا مال ایک ہزار نمائندہ احباب نے کھلی فضا میں منعقد ہونے والے اس تاریخی کنونشن میں شریک ہونے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔

کنونشن کا افتتاح حسب پروگرام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشندہ گوہر محترم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اطال اللہ بقاءہ نے مختصر خطاب اور دعا کے ساتھ فرمایا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد کنونشن کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو

(باقی صفحہ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ر ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ
۱۶ر ظہور ۱۳۶۲ ہش

خطاکار انسانوں اور قوموں کی بہت بڑی بھول

لوگ جب دین سے بے بہرہ ہو کر اور خدا سے منہ موڑ کر ہمہ تن دنیا کی طرف جھک جاتے ہیں اور مکروہات دنیا میں غرق ہو کر آخرت کی جوابدہی کے خوف سے بالکل عاری ہو بیٹھتے ہیں تو وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم جو چاہیں کریں ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اور ہم اسی طرح من مانی کرتے اور دنیا کے مزے لوٹتے رہیں گے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو زبردست انتباہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ انہیں من مانی کرنے کی کھلی چھٹی ملی رہے اور انہیں اپنی کرتوتوں کا کوئی خمیازہ نہ بھگتنا پڑے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان کی غلط کاریوں کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝"

(القیٰمہ۔ آیات ۳۲ تا ۳۷)

یعنی۔ غلط کار انسان کو دیکھو نہ اس نے صدقہ دیا، نہ نماز پڑھنے کا اُسے خیال آیا، وہ حق کو جھٹلانے پر ہی مُصر رہا اور اطاعت سے رُوگرداں ہی رہا اور ستم بالائے ستم یہ کہ نادم ہونے کی بجائے وہ اپنے ہم جلیسوں کی طرف اکڑتا ہوا گیا گویا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے ٹھیک کر رہا ہے۔ اے غلط کار انسان تیرے پر ہلاکت ہے ہلاکت پر ہلاکت۔ ہاں! تیرے لئے ہلاکت ہے، ہلاکت پر ہلاکت۔ کیا ایسا غلط کار انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے شترِ بے مہار کی طرح چھوڑ دیا جائے گا۔ یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ معاشرتی بُرائیوں میں پھنسے ہوئے غلط کار انسانوں اور قوموں کی یہ بہت بڑی بھول ہوتی ہے کہ وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ جو جی چاہے کرتے رہیں اُن سے کوئی باز پُرس نہیں ہوگی۔ ان سے نہ صرف آخرت میں باز پُرس ہوگی۔ بلکہ اس جہان میں بھی انہیں اپنی کرتوتوں کی سزا ملے گی کیونکہ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ایسے غلط کار لوگ اور ایسی غلط کار قومیں شترِ بے مہار کی طرح چھوٹی پھریں یعنی انہیں ضرور لگام دی جائے گی۔ اور انہیں قابو میں لا کر ضرور کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے گا۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ سزا کیا ہوگی؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی متعدد جگہ جواب دیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝"

(الجنّ۔ آیت ۱۸)

یعنی جو لوگ اس نصیحت سے منہ موڑتے ہیں جو اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے آئی ہے اُن کا رب اُن کو ایک ایسے عذاب سے ہمکنار کر دے گا جو لمحہ لمحہ بڑھتا رہتا ہے۔

ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کا اس بارہ میں ازلی ابدی قانون یہ ہے کہ:۔

"فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝"

(الزلزال۔ آیات ۸، ۹)

یعنی جس نے ایک ذرّہ کے برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرّہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا

پس معاشرتی برائیوں اور ہر قسم کی معصیتوں سے بچنے اور ان سے دامن چھڑانے کے لئے ضروری ہے کہ افراد ہوں یا اقوام وہ اس امر کو ہرگز فراموش نہ کریں اور اس حقیقت کو آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں کہ انہیں اپنی ہر حرکت و سکون کے لئے خدا کے ہاں جوابدہ ہونا ہوگا اور بُرے کاموں کی سزا بھگتنا ہوگی اور پھر ضروری نہیں کہ اُن کو سزا صرف آخرت میں ہی ملے بلکہ بسا اوقات خدا تعالیٰ اس دنیا میں بھی ایسے افراد اور قوموں کو پکڑتا اور انہیں کیفرِ کردار تک پہنچاتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو خبردار فرمایا ہے کہ وہ کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ میں بھی کبھی ملوّث نہ ہوں بلکہ قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہوں اور کسی ایک حکم کو بھی ٹالنے کی کوشش نہ کریں ورنہ اُنہیں خدا تعالیٰ کے ہاں جواب دِہ ہونا ہوگا اور کوئی عجب نہیں کہ پکڑ اس دنیا میں بھی آ جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اُس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے۔ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔"

(ازالہ اوہام)

افراد اور قوموں کے معاشرتی برائیوں اور خدا کے غضب سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان رُوبخدا رہے اور اس کے جملہ احکام خاص تعہّد سے بجا لانے میں مصروف رہے۔ اور یہی وہ طریق ہے جس کا انسانوں کو پابند بنانے کے لئے خدا تعالیٰ اپنے مامور کو دنیا میں بھیجتا رہا ہے۔

○

یہ وطن میرا ہے

یہ وطن میرا ہے یہ اہلِ وطن میرے ہیں
رشکِ فردوسِ بریں، سَرو و سمن میرے ہیں

ظلمتِ دہر میں اک نور کا مینار ہے یہ — شب گزیدوں کیلئے مطلعِ انوار ہے یہ
نازشِ شمس و قمر، دشت و دمن میرے ہیں

فخرِ امواجِ صبا نرم ہوائیں اس کی — رنگ سے، نور سے معمور فضائیں اس کی
یہ اُمیدوں کے، مُرادوں کے چمن میرے ہیں

اَن گنت صدیوں کی پُرسوز دعاؤں کا اثر — یہ بزرگوں کی امانت، یہ شہیدوں کا ثمر
گردشِ وقت کے اب سارے زمن میرے ہیں

میری ہر سانس پہ ہیں فرض سلامت جس کے — میں بھی اس کا ہوں میرے لوح و قلم بھی اس کے
نذرِ تبریک مری۔ شعر و سخن میرے ہیں

سبز پرچم کی سدا لاج نبھائے رکھنا — شمعِ تنظیم و یقیں گھر میں جلائے رکھنا
آنے والوں کے لئے اس کو بنائے رکھنا — چشمِ فردا پہ سبھی خواب فگن میرے ہیں

یہ وطن میرا ہے یہ اہلِ وطن میرے ہیں
رشکِ فردوسِ بریں سَرو و سمن میرے ہیں

ایچ۔ آر۔ ساحر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خدائی تحفہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مکرم مرزا عبدالحی چغتائی صاحب ابن مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔ ربوہ

خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان میں باہمی اخوت و محبت و اتفاق کو پیدا کرنے کے لئے ایک بہت ہی برکتوں والا اور عظیم الشان آسمانی تحفہ یعنی "السلام علیکم" عنایت فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ط

(النور: ۶۲)

ترجمہ: پس جب گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں کو سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔

قرآن مجید کے منجملہ سات سو احکامات میں سے ایک حکم اوپر کی آیت میں فَسَلِّمُوْا امر (یعنی حکم) کے صیغہ میں ہمیں دیا گیا ہے جو ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر لازم ہے کہ اس کی تعمیل کرے۔ سلام کہنے میں بہت سی برکتیں اور ثواب پوشیدہ ہے۔ اس ثواب کا اندازہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے عیاں ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ، فَرَدَّ عَلَیْہِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ، ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَجَلَسَ فَقَالَ: عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، فَرَدَّ عَلَیْہِ فَجَلَسَ، فَقَالَ "ثَلٰثُوْنَ"

(ابو داؤد، ترمذی)

ترجمہ:۔ "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا آپؐ نے اس کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا پھر آپؐ نے اس کا جواب دیا۔ چنانچہ وہ شخص بھی بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے آکر عرض کیا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپؐ نے جواب دیا پھر وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔"

(مسلم بحوالہ ریاض الصالحین)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آکر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہونے پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی حقیقت یہی ہے۔۔۔۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۲، صفحہ ۴۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ نے بیان کیا کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کا اس قدر خیال تھا کہ خاکسار نے کئی بار دیکھا کہ حضور اگر چند لمحوں کے لئے بھی جماعت سے اٹھ کر جاتے اور پھر واپس تشریف لاتے تو ہر بار جاتے بھی اور آتے بھی السلام علیکم کہتے"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۵۲۳)

اسی طرح ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بخار ہوا تو آپ کو الہام ہوا۔ "السلام علیکم" چنانچہ اس کے بعد بہت جلد آپ تندرست ہو گئے۔

اس عظیم دعا کو ظاہر میں تو محسوس نہیں کیا جاتا مگر قیامت کے روز لوگ حیران ہوں گے۔ کہ واقعی اس میں اتنی رحمتیں اور برکتیں مخفی تھیں؟ اور پچھتائیں گے وہ لوگ جو اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"سلام کہنا ایک بہت بڑی نیکی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت اسلامی کے قیام کے لئے اسے ضروری قرار دیا ہے پس تم سلام کو چھوٹی یا معمولی بات سمجھ کر نہ چھوڑو بلکہ اس کی نگہداشت کرو کیونکہ شریعت نے اسے ایک اسلامی شعار قرار دیا ہے۔ وہ لوگ جو بڑے درجوں پر ہیں وہ چھوٹوں کو سلام کیا کریں اور چھوٹوں کو چاہیئے کہ وہ بڑوں کو سلام کیا کریں۔ یہ نہ ہو کہ کوئی بھی سلام نہ کہے اور دونوں خاموشی سے گذر جائیں۔ بلکہ میرے نزدیک بڑوں کو سلام کرنے میں سبقت اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ انہیں دیکھ کر دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اس قومی شعار کو اختیار کرلیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۴۰۶)

اسلامی معاشرہ کے اس عظیم شعار کو جس سے اخوت و محبت پیدا کرنا مقصود ہے ہمیں اپنانا اور رواج دینا چاہیئے کہ یہ ہمارے لئے ذاتی اور قومی خیر و برکت کا موجب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بارے میں اتنی تلقین فرمائی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کہے پھر اگر کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے تو پھر سامنے آئے تو دوبارہ سلام کہے۔

:۔ محبت و شفقت کا پیغام :۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب اقوام میں اکثر قتل و غارت ہوتی رہتی اور ہر شخص اس وجہ سے خوف زدہ رہتا کوئی اجنبی شخص کسی کو دیکھتا تو خیال کرتا کہ شائد مجھے قتل کرنے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے۔ لیکن رحمۃ للعٰلمین نے اس دنیا میں تشریف لا کر محبت و شفقت کا پیغام دیا خوف و ہراس کو ختم کر کے اس کو امن و سلامتی میں تبدیل کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مذہب کا نام بھی اسلام ہی رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ ہزاروں رحمتیں اور برکتیں اس وجود پر نازل فرمائے جس نے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔

اس ضمن میں ایک حدیث بھی پیش خدمت ہے:۔

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔"

(مسلم بحوالہ ریاض الصالحین)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا جب تک آپس میں محبت نہ کرو کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے۔ اور وہ یہ ہے کہ سلام کو رواج دو یعنی واقف ناواقف سب کو سلام کرو۔"

رحمۃ للعٰلمینؐ نے بنی نوع انسان کو اخوت و محبت کا پیغام دے کر دلوں سے نفرت کو دور کرنے کی بنیاد رکھدی۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حسین تعلیم کے ثمرات اور نتائج حسب تحصیل کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے ایک حقیقت افروز اقتباس درج ذیل ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ زمانہ آگیا ہے کہ اسلام اپنی امتیازی محبت و پیار کے نتیجے میں انسان کا دل جیت لے گا۔ دلوں کی فتح کے لئے کسی طاقت کی ضرورت نہیں۔ دلوں کو جیتنے کے لئے پیار کی ضرورت ہے اور ہمارے دل انسانیت کے پیار اور اس کی محبت سے لبریز ہیں اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے لئے ہماری محبت کبھی بھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ دنیا کی باہمی نفرت ہمارے پیار میں گم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جائے گی۔ اور دنیا کے محسن اعظم کی محبت یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر انسان کے دل میں قائم ہو جائے گی۔"

(بحوالہ الفضل ۳۰ شہادت ۱۳۴۹ھ)

غرضیکہ اوپر والی حدیث کے مطابق باہمی مطلوبہ اخوت و محبت السلام علیکم کے رواج سے بآسانی حاصل ہو سکتی ہے۔

السلام علیکم میں پہل کرنے کا ثواب

خدا تعالےٰ کو وہ شخص بہت عزیز ہے جو سلام میں پہل کرے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سلام کرنے میں ہمیشہ پہل فرماتے آپؐ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک ترین وہ شخص ہے جو ان میں سے باہم سلام میں پہل کرے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تو سلام کرنے اور اس کے ذریعہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ان کی یہ حالت تھی کہ اگر کسی شخص کا پاس سے گذر ہوتا تو وہ ہمیشہ سلام کرنے میں سبقت لے جاتے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں تو مشہور ہے کہ وہ سلام کرنے کی غرض سے ہی بازار جایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت طفیل ابی بن کعب ان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ:۔

وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بِيعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ وَأَقُولُ: اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ۔

(ریاض الصالحین)

"حضرت طفیل ابی بن کعب روایت کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں آیا کرتے تھے تو وہ صبح کو ان کو اپنے ہمراہ بازار میں لے جاتے۔ جب ہم بازار میں جاتے تو جس خوردہ فروش تاجر یا مسکین یا اور کسی شخص سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا گذر ہوتا تو وہ اس کو ضرور سلام کرتے۔ طفیل کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حسب دستور مجھے بازار لے جانے لگے میں نے کہا کہ آپ بازار جا کر کیا کریں گے۔ نہ تو آپ کسی سے خرید و فروخت کے لئے بازار میں کھڑے ہوتے ہیں اور نہ کسی چیز کے بارے میں آپ دریافت کرتے ہیں نہ اس کا بھاؤ پوچھتے ہیں اور نہ بازار کی کسی اور ہی محفل میں بیٹھتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ آیئے یہاں بیٹھ کر ہم کچھ باتیں ہی کر لیں۔ اس پر حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ اے ابو بطن (اے پیٹ والے) کیونکہ طفیل کا پیٹ ذرہ بھاری تھا۔ ہم تو صبح کو اس لئے بازار جاتے ہیں کہ جس سے ملاقات ہو اس کو سلام کر لیا کریں۔"

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور السلام علیکم کہنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر ساتھیوں کا نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے یہ بابرکت احباب کوشش فرماتے کہ سلام میں پہل کی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار اپنے دور خلافت سے قبل حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی یہ پاکیزہ صفت بیان فرمائی کہ وہ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل فرماتے تھے۔ حضور کے مسند خلافت پر سرفراز ہونے کے بعد خاکسار راقم نے اس واقعہ کے بارے میں حضور سے استصواب چاہا تو حضور نے کمال شفقت سے اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی۔

"میں نے ایک بار ارادہ کیا کہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو آج سلام میں پہل کروں گا ابھی مولوی صاحبؓ کچھ فاصلہ پر ہی تھے اور میں سلام کرنے ہی لگا تھا کہ آپ پھر بھی سلام میں سبقت لے گئے۔ یوں لگا جیسے فرشتوں نے انہیں بتا دیا ہو کہ یہ پہل کرنے لگا ہے۔ آج پہلے کی نسبت جلدی سلام کر دو۔"

(بحوالہ خطبہ نمبر ۸۰۰۵۹/۱۲۰۵۰۸۳ از پرائیویٹ سیکرٹری اصل خط خاکسار کے پاس محفوظ ہے۔)

ویسے تو سلام میں پہل کرنا سنت نبوی بھی ہے اور اس میں ثواب بھی زیادہ ہے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشخاص سلام میں پہل کر لیں تو زیادہ ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔ (ریاض الصالحین)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی جب کسی مجلس میں یا مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے تشریف لاتے ہیں تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہیں۔ خلفاء کا دستور بھی یہی رہا ہے۔

اجازت حاصل کرنے کا اسلامی طریقہ

قرآن پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ (النور: ۲۸)

ترجمہ:۔ "اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم (نیک باتوں کو ہمیشہ) یاد رکھو گے۔"

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم ایسے امور کا خاص خیال فرماتے۔ آپؐ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے کھڑے ہونے کی بجائے ذرا ہٹ کر دائیں یا بائیں کھڑے ہوتے اور پھر کہتے السلام علیکم۔ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہہ کر اجازت طلب نہ کرتا اس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ناپسند فرماتے۔

اس بات کی وضاحت درج ذیل حدیث سے بھی ہو جاتی ہے:۔

فَاسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَآلِجُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ "ایک شخص رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان پر آیا اور پکارا میں اندر آجاؤں؟ آپؐ نے اپنے خادم کو فرمایا کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور اسے اجازت حاصل کرنے کا طریقہ سکھاؤ اسے کہو کہ پہلے السلام علیکم کہے پھر آنے کی اجازت طلب کرے اس شخص نے سن لیا اور کہا السلام علیکم پھر کہا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دی اور وہ اندر آگیا۔"

اس ضمن میں ایک اور حدیث بھی پیش ہے:۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْذَنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ

(بیہقی)

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت نہ دو جو السلام علیکم کہنے کے ذریعہ اجازت طلب نہیں کرتا۔"

مندرجہ بالا ارشاد باری تعالےٰ اور احادیث کی روشنی میں السلام علیکم کے ذریعہ گھر میں داخل ہونے کی اجازت حاصل کی جا سکتی ہے۔

راستہ کے حقوق

السلام علیکم کہنا راستہ کے حقوق میں سے ایک حق قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا اے لوگو راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمارے لئے بیٹھنا ضروری ہے ہم مجالس میں باتیں کرتے ہیں۔ اس پر رسول کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا بیٹھنا ضروری ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کا کیا حق ہے۔ آپؐ نے فرمایا غضِ بصر۔ تکلیف دہ باتوں سے روکنا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے راہگیروں کے لئے سلام کا تحفہ اُن کے حق کے طور پر پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس سے سلام کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے گروہ سے گذرے جس میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں ہی تھے آپ نے سب کو ہی سلام کیا۔

کیا سلام صرف اپنے جاننے والوں کو ہی کہنا چاہیئے؟

ایک غلط تاثر یہ بھی ہے کہ سلام تو صرف جان پہچان والے کو کیا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے اسلامی اصول معاشرت کے مطابق سلام کہنے کے لئے کسی جان پہچان کی ضرورت نہیں۔ مندرجہ ذیل حدیث مبارک سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

(بخاری و مسلم بحوالہ ریاض الصالحین)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں سب سے بہتر عمل کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا۔ اس شخص کو جس سے تو آشنا ہو اور اس کو بھی جو تیرا آشنا نہ ہو۔

السلام علیکم کہنے کے آداب

السلام علیکم کہنے کے کچھ آداب بھی ہیں جن کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً مسجد میں اس وقت داخل ہوتے ہوئے جب نماز ہو رہی ہو تو اونچی آواز سے سلام کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ نمازیوں کی عبادت میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے یا سو رہا ہے تو بھی سلام آہستہ آواز میں کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کو اس سلام سے تکلیف پہنچے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ آپ ایسے امور کا خاص خیال فرماتے جیسا کہ اس حدیث سے عیاں ہے۔

وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ مِنَ اللَّبَنِ فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ آپؐ کے لئے دودھ میں سے آپؐ کا حصہ رکھدیا کرتے تھے۔ آپؐ رات کو تشریف لاتے۔ پھر آپؐ اس طریقہ سے سلام کرتے جو کہ سونے والوں کو تو بیدار نہ کرتا لیکن بیدار حضرات اس کو سن لیتے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حسب دستور سلام کیا۔

(مسلم بحوالہ ریاض الصالحین)

مجالس میں سلام کرنے کے آداب

مجالس میں سلام کرنے کے آداب کے بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد مبارک درج ذیل ہے۔

اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ فَلْيَسْتِ الْاُوْلٰى اَحَقُّ مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

(ابو داؤد۔ ترمذی)

نبی کریم صلے اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیئے کہ سلام کہے اور جب وہاں سے اُٹھ کر جانے کا ارادہ کرے تو اس وقت بھی سلام کرے چونکہ پہلا سلام پچھلے سلام سے بہتر نہیں ہے (کہ وہ کیا جائے اور یہ نہ کیا جائے)"

بچوں کو سلام کہنے کے بارے میں ارشاد

اسی سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچوں کی تربیت کا بھی خاص خیال رہتا۔ آپؐ نے ایک بار حضرت انسؓ کو فرمایا کہ اے میرے بیٹے جب تم گھر جاؤ تو سلام کیا کرو اس طرح تجھے بھی اور تیرے خاندان کو بھی برکت ملے گی۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بچوں کو بھی سلام کرتے جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

ترجمہ:۔ "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ایک گروہ کے پاس سے گذرے تو انہیں پہلے سلام کیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت میں شامل تھا۔"

فرشتوں کا انسان کی وفات کے وقت السلام علیکم کے ذریعہ استقبال

جب خدا تعالےٰ کا نیک بندہ اس کے حضور حاضر ہونے والا ہوتا ہے تو اس کی وفات کے وقت خدا کے فرشتے اس کو السلام علیکم کا تحفہ دے کر اس کا استقبال کرتے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (۱۶/۳۳)

(وہ متقی) جن روحوں کو فرشتے اس حالت میں کہ وہ پاک نفس ہوں (یہ) کہتے ہوئے قبض کرتے ہیں کہ السلام علیکم (اب) تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے (لو اب اپنے نیک) اعمال کے بدلے میں تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

جنت میں سلام کا تحفہ ملنا

پھر جب مومن جنت میں داخل ہو گا... تو وہاں بھی اسے سلامتی کا تحفہ پیش کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

..... وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (۱۳/۲۵-۲۴)

اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) سلام علیکم تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے۔ پس (اب دیکھو تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔

جنت میں ہر طرف سے تسبیح و تحمید اور سَلَامًا سَلَامًا (السلام علیکم) صدائیں سنائی دیں گی۔ جیسا کہ اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (۵۶/۲۷-۲۶)

یعنی وہ (مومن) جنتوں میں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ گناہ کا کلمہ۔ ہاں مگر سنیں گے تو ایک ہی بات سَلَامًا سَلَامًا۔ یعنی ایسا قول جو سلام یعنی دعا پر مشتمل ہو گا۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا۔ (۲۵/۷۶)

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کی نیکی پر قائم رہنے کی وجہ سے (بہشت میں) بالاخانے دیئے جائیں گے اور ان کو اس میں دعائیں دی جائیں گی اور سلامتی کے پیغام پہنچائے جائیں گے۔

سلام کی بجائے دوسرے الفاظ کا ممنوع قرار دیا جانا:۔

دیکھا گیا ہے کہ آج کل السلام علیکم کہنے کی بجائے عجیب عجیب فقرات کا استعمال بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ مثلاً آداب۔ سلام مسنون خدا حافظ، گڈ بائی وغیرہ اور چھوٹے بچوں کو سلام علیکم کی عادت ڈالنے کی بجائے۔ ٹاٹا بائی بائی وغیرہ سکھلایا جاتا ہے اور والدین بچوں سے ایسے الفاظ سن کر بڑا فخر کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ مسلمانوں کو زیب نہیں دیتے آج سے چودہ سو سال قبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پیشگوئی کی تھی کہ آخری زمانہ میں السلام علیکم کہنے کی بجائے دوسرے ناپسندیدہ کلمات کا استعمال ہو گا چنانچہ اس بارہ میں خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"امام احمد بن حنبل معاذ بن انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت کی خرابی اور بربادی کے زمانہ کی ایک یہ علامت ہو گی (اور یہی زمانہ مسیح موعود کا ہے) کہ لوگ آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے پر لعنت کریں گے گو شراح اس حدیث کے یہ معنی کرتے ہیں کہ اس سے مراد سفلہ

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کارکنان کی ضرورت

ہسپتال کی کارکردگی بڑھانے اور بہتر بنانے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس میں مناسب عملہ اس کام کو چلانے کے لئے موجود ہو۔ عملہ کے بغیر ہسپتال کا تصور ممکن ہی نہیں ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں ہمیں ہر قسم کا اعلیٰ تربیت یافتہ عملہ درکار ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی ضرورت بھی ہے۔ وہ اس ہسپتال میں آنے کے بعد انشاء اللہ بے کار نہیں رہے گا۔ ہمیں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جنرل ڈیوٹی ڈاکٹروں نیز نئے پاس ہونے والے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ٹرینڈ سٹاف نرسز کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایسے ذہین افراد کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس ہوں اور جنہیں ہم خود نرسنگ کی ٹریننگ دیں گے۔ ٹرینڈ لیبارٹری ٹیکنیشن، ایکسرے ٹیکنیشن، تھیٹر ٹیکنیشن بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ٹیکنیشن کو ہم خود تربیت دیں گے۔

یہاں یہ امر اس ہسپتال میں کام کرنے والوں کے لئے باعث مسرت اور اطمینان ہے کہ اس ہسپتال کی بہتری کی کوششوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ذاتی دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کی نگرانی فرماتے ہیں چنانچہ حال ہی میں خاکسار کے نام ایک پیغام میں یہ ارشاد تحریر فرمایا:۔

"میں جب آپ سے کہتا ہوں کہ فضل عمر ہسپتال کو مثالی بنائیں تو جماعت احمدیہ کے معیار کو ملحوظ رکھتا ہوں جس کے یہ معنی ہیں کہ ساری دنیا میں اس روح۔ اس کردار اور ظاہری اور باطنی معیار کا کوئی اور ہسپتال نہ ہو سوائے جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں کے۔ صفائی۔ نظم و ضبط۔ ہمدردی۔ اخلاق حسنہ۔ ایثار۔ مہارت فن۔ غرضیکہ ہر پہلو سے ایک ایسا درخشندہ جوہر ہو کہ مشک کی طرح گواہی کا محتاج نہ ہو۔

میں اس بات کا عزم کر چکا ہوں کہ احمدی ڈاکٹروں کا تعاون میسر رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق ایزدی لازماً اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر کے رہوں گا۔"

کیا جماعت احمدیہ کے افراد میں سے کوئی ایسا خوش نصیب ہے جو اپنے محبوب اور عالی مرتبت امام کے عزم کی تکمیل کے کام میں حصہ دار بننا پسند کرے؟

(چیف میڈیکل آفیسر)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ شروع ہے

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں درج ذیل مضامین میں داخلے ہو رہے ہیں:۔

(۱) کیمیا (۲) ریاضی (۳) طبیعیات (۴) شماریات (۵) عربی۔ (۶) اردو و اقبالیات (۷) علوم اسلامی (۸) تاریخ و مطالعہ پاکستان (۹) معاشیات (۱۰) انگریزی (۱۱) سیاسیات۔ (۱۲) قانون ایف ای ایل (صبح و شام) (۱۳) لائبریری سائنس۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔ جو طلبا و طالبات داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی تعلیمی اسناد کی فوٹو سٹیٹ جن میں (میٹرک۔ الف اے۔ بی اے کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔ این سی سی ٹریننگ سرٹیفکیٹ۔ پانچ روپے مالیت کا گراسڈ پوسٹل آرڈر اور تین عدد فوٹو) شامل ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔ ۷ ستمبر کو لسٹ لگے گی داخلہ ملنے کی صورت میں انہیں مطلع کر دیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری) طارق محمود (شعبہ اکنامکس) بیت الذکر A-3/ کمرشل کالونی بہاولپور

ربوہ میں طلبا مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:۔

(بشارت الرحمٰن زبیری (ایم ایس سی) دارالنصر غربی ربوہ)

اعلان برائے شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ

حسب سابق اس سال بھی مرکزی شعبہ نمائش کے تحت اجتماع کے موقع پر صنعتی نمائش لجنہ ہال میں لگائی جائے گی۔ لجنات مقامی طور پر نمائش کا اہتمام کریں اور پھر معیاری اشیاء کو مرکزی نمائش کے لئے محفوظ کر لیں۔ (سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

طالبات انڈسٹریل سکول متوجہ ہوں

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد نصرت انڈسٹریل سکول ۳ ستمبر بروز ہفتہ کھلے گا۔ تمام طالبات مقررہ تاریخ کو سکول میں حاضر ہو جائیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

ڈاکٹر فہیم احمد صاحب ایم بی بی ایس ہاؤس فزیشن جنرل ہسپتال لاہور (جو حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں) پچھلے دنوں شہر سے سکوٹر پر ہسپتال جاتے ہوئے مخالف سمت سے آنیوالے سکوٹر سے ٹکر کے باعث شدید مجروح ہو گئے۔ بازو کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا جسے اپریشن کے ذریعہ سیٹ کیا گیا ہے۔ آپ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(عباد اللہ گیانی۔ ربوہ)

میرا بیٹا عزیزم منصور احمد جاوید کئی دنوں سے سینہ کے درد کی وجہ سے بیمار ہے اور کمزوری بہت ہے کبھی کبھی دل کا دورہ پڑتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ عزیزم کو لڑائی کی وجہ سے سینہ پر شدید چوٹیں لگی ہیں جن کی وجہ سے شدید درد رہتا ہے۔ میری احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو جلد صحت یابی عطا فرمائے اور خادم دین اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(والدہ منصور احمد جاوید چیمہ۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

● محترمہ شوکت صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب مجاہد ساہیوال لکھتی ہیں۔

عاجزہ کا ایک بچہ اور دو بچیاں ہیں۔ سب بزرگوں سے التماس ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ بچے کے لئے خاص طور پر سب بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اس کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو والدین کی فرمانبرداری کی توفیق دے۔ آمین۔ مومنہ نے کسی مستحق کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے ۱۲۵ روپے ارسال کئے ہیں (مینیجر)

● خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ دراز سے گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (حاجی عبدالباسط الباسط جیولرز گولبازار ربوہ)

● میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالستار طاہر ۱۴۲ - N وارث خان راولپنڈی)

احباب سے ضروری گذارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اپنی رقوم بینک ڈرافٹوں کے ذریعہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈرافٹ بنام مینیجر الفضل بذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ بھجوایا کریں۔ نیز ہر چیک پانچ روپے کی زائد رقم کا ہونا چاہیئے کیونکہ بینک والے ہر چیک سے پانچ روپے کمیشن کاٹ لیا کرتے ہیں۔ خاکسار احباب کا مشکور ہوگا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

● پسرم عزیزم ظفر احمد مسرور سابق مبلغ نائیجیریا حال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے نومولود کا نام محمود احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود برادرم محترم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے ضلع مظفر گڑھ کا نواسہ ہے قارئین کرام سے نومولود کیلئے اور والدین کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کے بابرکت سایہ تلے دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال رکھے اور مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔ (شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

● خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم عبدالجبار زاہد کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے مورخہ ۴ اگست ۱۹۸۳ء کو تین بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا کیا ہے۔ الحمدللہ۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم منظور حسین صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عطاء الصبور" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بچے کو نیک صالح دیندار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور بچے کو خاندان کیلئے مبارک کرے آمین ثم آمین۔ (عبدالغفار شاکر میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ کنونشن)

حضور نے ازراہ شفقت کنونشن کے انعقاد سے کچھ عرصہ قبل محترم مشنری انچارج صاحب امریکہ اور جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل پریذیڈنٹ کی درخواست پر بھجوایا تھا۔ بعد ازاں حضور کا ایک اور خصوصی اور فوری پیغام بھی پڑھا گیا۔ یہ روحوں کو گرما دینے والا ولولہ انگیز تاریخی پیغام حضور نے سرزمین امریکہ میں اسلام اور احمدیت کے پودے کو اپنے خون سے سینچنے والے پہلے شہید محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی شہادت کی خبر اچانک موصول ہوتے ہی فوری طور پر ارسال کئے جانے کا انتظام فرمایا تھا۔

ان دونوں پیغامات کو سنکر کنونشن میں شریک جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے نمائندہ احباب پر ایسا سوز و گداز کا عالم طاری ہوا کہ ان کی روحیں پگھل کر آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ نکلیں۔ انہوں نے امریکہ میں حقیقی اسلام کے جلد غالب آنے کے لئے ایسے درد و الحاح سے دعائیں کیں جو قبولیت کی علامت ہوتا ہے۔ پورے کنونشن میں احباب پر سوز و گداز اور ربودگی کا یہ عالم آخر تک طاری رہا۔ اور وہ خدمت و فدائیت کے نئے حوصلوں اور ولولوں سے مالامال ہوئے بغیر نہ رہے۔

کنونشن میں محترم مبشر احمد صاحب آف واشنگٹن نے جماعت احمدیہ امریکہ کی تبلیغی اور مالی مساعی سے متعلق سالانہ رپورٹ پیش کی نیز برادر عابد حنیف صاحب اور برادر مظفر احمد ظفر صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امریکہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات ان کی اہمیت اور انقلاب انگیز اثرات پر بڑی ولولہ انگیز تقاریر کیں۔ کینیڈا کے مبلغ انچارج مکرم منیر الدین شمس صاحب اور محترم مصطفےٰ ثابت صاحب نے بھی کنونشن سے خطاب فرمایا۔ آخر میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے اختتامی تقریر کی اور بہت پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ تاریخی کنونشن احباب جماعت کے ایمانوں کو نئی پختگی، قلوب و اذہان کو نئی جلا اور انہیں خدمت اسلام کے نئے حوصلوں اور ولولوں سے مالامال کرنے کے بعد بہت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس موقع پر لجنہ اماء اللہ امریکہ کا بھی کنونشن منعقد ہوا جس میں احمدی مستورات نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ لجنہ کا یہ کنونشن اس لحاظ سے ایک تاریخی کنونشن تھا کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ربوہ سے پہلی بار امریکہ تشریف لے جاکر اس کنونشن کو اپنی شرکت سے برکت بخشی۔ آپ نے احمدی مستورات کو ایک ٹھوس اور پرمغز خطاب سے نوازا۔ امریکہ کی احمدی مستورات کے لئے یہ امر از حد خوشی اور فخر کا موجب تھا کہ انہیں سرزمین امریکہ میں پہلی بار آپ کو خوش آمدید کہنے اور آپ کے بیش قیمت ارشادات سے مستفیض ہونے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔

(بقیہ السلام علیکم)

لوگوں کا ملتے وقت ایک دوسرے کو گالیاں دینا ہے۔ مگر درحقیقت اس میں اس سے بھی بڑھ کر ایک اور تغیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو سفلوں میں نہیں بلکہ بعض علاقوں کے مسلمان شرفاء میں بھی پایا جاتا ہے اور وہ بندگی اور تسلیم کا رواج ہے۔ ہندوستان میں بڑے لوگ آپس میں سلام کہنا ہتک خیال کرتے ہیں اور اس کی جگہ آداب اور تسلیم کہتے ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی نقل میں بندگی تک کہہ دیتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ میں آپ کے سامنے اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہوں اور یہ الفاظ اس لفظ کی جگہ استعمال کرتے جس کی معنی سلامتی اور حفاظت کے ہیں یہ درحقیقت ملاحظہ ہی ہے کیونکہ جب کوئی شخص شرک کے کلمات کہتا ہے یا خدا تعالیٰ کے لئے جس فرمانبرداری کا اظہار مخصوص ہے اس کا اظہار بندوں کے لئے کرتا ہے وہ خدا کی لعنت ایک دوسرے پر ڈالتا ہے لفظ آداب جس کا مسلمانوں میں رواج زیادہ ہے۔ اس کا بھی درحقیقت یہی مطلب ہے کہ ہم بندگی اور تسلیم کہتے ہیں اور یہ لفظ اس لئے اختیار کر لیا گیا ہے تا ایسے مشرکانہ الفاظ بار بار استعمال کرنے سے دل میں جو ملامت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے اثر سے محفوظ ہو جائیں۔" (دعوت الامیر صفحہ ۸۲)

کتنا ہی حسین اور پیارا کلمہ ہے۔ السلام علیکم ہمیں چاہیئے کہ ہم اس خدائے عزوجل اور محسن اعظم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے تحت اس کلمہ کو یہاں تک اس دنیا میں پھیلا دیں کہ جب ہمارے لوٹنے کا وقت آئے تو خدا کے فرشتے پکار اٹھیں کہ یہ شخص اپنی ساری عمر خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں السلام علیکم کو دنیا میں پھیلاتا رہا۔ آؤ ہم بھی اس کا السلام علیکم کے ذریعہ ہی استقبال کریں۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں محترم جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخہ احمدیت نے مورخہ ۱۹ر اگست ۱۹۸۳ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالحق رحمٰن صاحب مقیم مغربی جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الشکور خان صاحبہ بنت مکرم جناب عبدالرحمٰن خان صاحب مرحوم (بنگالی) مقیم ہالینڈ مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر کا اعلان فرمایا۔ لڑکی کے ولی کی طرف سے ان کے ماموں مکرم جناب سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لڑکے کی طرف سے یہ عاجز وکیل مقرر تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو احمدیت اور طرفین کے لئے نہایت بابرکت اور مثمر بثمرات شیریں بنائے۔

(میر عبدالمنان ۲/۹ "نشانِ رحمت" دارالصدر غربی الف ربوہ۔ ضلع جھنگ)

عزیزم نعیم احمد صاحب کھوکھر ابن قاضی بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ بشریٰ سعید صاحبہ بی اے بی ایڈ بنت چوہدری محمد سعید صاحب کھوکھر (آف پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ) دارالرحمت غربی ربوہ کے ساتھ چالیس ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۲۲ر وفا (جولائی) بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں کیا۔ تقریب نکاح کے موقعہ پر حضور انور بھی مجلس میں تشریف فرما رہے اور اپنی مشفقانہ دعاؤں سے نوازا۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت، محبت و مودت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

ضروری اعلان

ہمارے ریکارڈ کے مطابق کچھ احباب کو ربوہ میں بطور عطیہ کے پلاٹس منظور ہوئے تھے جن میں سے بعض احباب نے ان کا قبضہ لینے کی کارروائی ایک لمبے عرصہ تک نہیں کی جس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے عطیہ جات منسوخ کر دیئے گئے تھے۔

اب بذریعہ الفضل انہیں گزارش کی جاتی ہے کہ وہ یا ان کے ورثاء دفتر کمیٹی آبادی سے رابطہ قائم کریں کیونکہ ان کے ایڈریس دفتر ہذا میں نہیں ہیں۔ لہٰذا اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر آبادی کو آگاہ کر دیں۔ (سیکرٹری کمیٹی آبادی)

سووینئر
طلبائے سابق جامعہ احمدیہ

"مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ" ایک معلوماتی سووینئر شائع کر رہی ہے جس میں جامعہ احمدیہ کی تاریخ، طلبائے سابق کے تاریخ ساز کارناموں اور تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

جملہ طلبائے سابق سے درخواست ہے کہ اپنی پوسٹ کارڈ سائز رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ تصاویر مع مختصر تعارف فوری طور پر بھجوائیں۔ نیز سووینئر سے متعلق اپنی مفید تجاویز ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (جنرل سیکرٹری طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں ۳۷واں یومِ آزادی عقیدت و احترام اور جذبہ و جوش سے منایا گیا

تقریبات کا آغاز جملہ مساجد میں نماز فجر کے بعد اجتماعی دعاؤں سے ہوا۔ مسجد مبارک میں اجتماعی دعا حضور ایدہ اللہ نے کرائی

پرچم کشائی کی تقریبات، بازاروں کی قابلِ دید سجاوٹ، کھیلوں کے مقابلے، اہم عمارتوں پر دلکش چراغاں، بچوں میں مٹھائی کی تقسیم

ربوہ مرکز سلسلہ ربوہ میں ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء کو ۳۷واں یوم آزادی پورے عقیدت و احترام اور مسرت و شادمانی کے عالم میں خاص جذبہ و جوش سے منایا گیا۔ یوم آزادی کو شایان شان طریق پر منانے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر ادا کرنے اور پاکستان کی سلامتی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کی دعائیں مانگنے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرنے کے لئے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے تقریبات کا ایک ہمہ گیر اور تفصیلی پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس پروگرام کے مطابق اس روز تقریبات کا آغاز ربوہ کی جملہ مساجد میں اجتماعی دعاؤں سے ہوا۔ مسجد مبارک میں اجتماعی دعا نماز فجر پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کرائی جس میں احباب نے ہزاروں کی تعداد میں شریک ہو کر پاکستان کی سلامتی اور استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کیں۔

بعد ازاں احباب نے اپنے اپنے محلہ میں مقررہ جگہوں پر جمع ہو کر پرچم کشائی کی تقریبات میں حصہ لیا۔ اس طرح تمام محلہ جات میں پاکستان کا پرچم لہرایا گیا اور اطفال نے قومی ترانہ گایا۔ محلہ جات میں مختلف کھیلوں کے مقابلوں کے علاوہ نئی پود کو قیام پاکستان کی تاریخ سے آگاہ کرنے اور ان میں حب الوطنی کا جذبہ اجاگر کرنے کی غرض سے محلوں کی مساجد میں بچوں کے مابین نعمت آزادی کی قدر سے متعلق تقریری مقابلے کرائے گئے اور ان میں وسیع پیمانہ پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

اظہار مسرت کے طور پر ربوہ کے بازاروں کو لوائے پاکستان کی جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ رحمت بازار اور گول بازار کی سجاوٹ قابلِ دید تھی۔ بالخصوص گول بازار تو دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔ دکانوں اور بازاروں کی سجاوٹ میں ربوہ کے تاجروں اور دکانداروں نے دلی شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سہ پہر سے لے کر شام تک کھیل کے میدانوں میں بہت گہما گہمی رہی کیونکہ کرکٹ، والی بال، اور باسکٹ بال کے آل ربوہ میچوں کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ کرکٹ کے میچ میں محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ اور محترم مرزا عبدالسمیع صاحب قائمقام صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے بطور مہمانانِ خصوصی شرکت کی۔ والی بال کا نمائشی میچ مسجد المہدی گولبازار سے ملحقہ میدان میں کھیلا گیا جس میں ریفری کے فرائض والی بال کے انٹرنیشنل کھلاڑی مکرم احمد حسین صاحب نے ادا کئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کی طرف سے اطفال کے مابین کھیل باڑی کا محلہ وار مقابلہ ہوا جس کے اختتام پر اول۔ دوم اور سوم آنے والی ٹیموں میں انعامات مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقسیم کئے۔ بعدہٗ مکرم صاحبزادہ صاحب اور مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالقادر صاحب ناظر دیوان نے یوم آزادی کی اہمیت پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی جو مکرم عبدالشکور صاحب المعروف شکور بھائی حشمے والے مربی اعلیٰ اطفال الاحمدیہ نے بچوں کے لئے بطور خاص بھجوائی تھی۔

رات کو صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور جملہ دیگر ادارہ جات کی عمارتوں نیز دکانوں اور رہائشی مکانوں پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ بچے مستورات اور دوسرے افراد چراغاں کا نظارہ دیکھنے رات گول بازار اور دفاتر کی عمارتوں کی طرف کھنچے چلے آئے جس کی وجہ سے بازاروں اور سڑکوں پر بہت رونق اور گہما گہمی رہی۔ ہجوم دس بجے رات سے چھٹنا شروع ہوا اور گیارہ بجے تک لوگ گھروں کو واپس لوٹے۔

اس روز صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں سرکاری افسران کے علاوہ مقامی سکولوں کے طلباء اور دیگر شہریوں کا اجتماع ہوا۔ ۸ بجے صبح چیئرمین صاحب بلدیہ نے پاکستانی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں قومی ترانہ بجایا گیا۔ اس کے بعد سکول کے طلباء کے درمیان "یوم آزادی" کے موضوع پر تقریری مقابلہ ہوا جو دس بجے تک جاری رہا۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والے طلباء میں مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب گوندل ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد ازاں سکول کے بچوں نے پی ٹی شو پیش کیا۔ آخر میں بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور یہ بارونق تقریب اختتام کو پہنچی۔ شام کو ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ رات کو تمام سرکاری عمارتوں پر بھی بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ بلدیہ پر چراغاں کا نظارہ بہت دلکش اور قابل دید تھا۔

نمایاں کامیابی

امسال لاہور بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں عزیزہ رملہ خان بنت مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب نے ۸۵۰/۷۱۴ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول ایسینا ESANA فاؤنڈیشن ہائی سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ رملہ خان حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی پوتی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کی پڑنواسی ہے۔ احباب عزیزہ کی اس کامیابی کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(مرزا حمید احمد۔ البشریٰ دارالصدر ربوہ)

ایک بزرگ دوست کی وفات

کوئٹہ میں مقیم محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر ۶ اگست ۱۹۸۳ء کی شام کو دل کے عارضہ کے باعث وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! بوقت وفات آپ کی عمر قریباً ۸۵ سال تھی۔ آپ کے والد ماجد مکرم میاں محمد حیات صاحب سکنہ چک جانی ضلع جہلم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبل از ولادت بشارت دی تھی کہ ایک صحیح و سالم لڑکا ہوگا۔ ملک صاحب مرحوم بڑے متقی۔ ملنسار اور تبلیغ حق کا خاص شوق رکھنے والے احمدی تھے۔ کوئٹہ کے امیر محترم شیخ محمد حنیف صاحب کے آپ سمدھی تھے۔ آپ کے صاحبزادگان مکرم عبدالرحیم صاحب، مکرم عبدالمالک صاحب، مکرم عبدالرشید صاحب اور مکرم عبدالماجد صاحب کے ذریعہ کوئٹہ سے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۹ اگست کو نماز فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اجتماعی دعا کروائی۔

قارئین کرام سے محترم ملک صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید۔ ربوہ)

بیرون پاکستان کے احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

اکثر احباب جو پاکستان سے باہر رہتے ہیں وہ اپنی رقوم بینک ڈرافٹ یا براہِ راست بینک کے ذریعہ بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں ضروری گزارش ہے کہ جب بھی کوئی رقم کسی بھی ذریعہ سے الفضل کو بھجوائیں تو ازراہِ کرم اپنے مکمل پتہ کے ساتھ اس کی اطلاع دفتر الفضل کو بھی کر دیا کریں تاکہ جلد سے جلد تعمیل کی جا سکے ورنہ بصورتِ دیگر تاخیر ضرور ہو جائے گی۔

امید ہے کہ تمام احباب اس بارہ میں دفتر الفضل سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے اور ان کو جلد سے جلد اخبار ملنا شروع ہو جائے گا۔ اور خواہ مخواہ کی تاخیر نہیں ہوگی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضرورت مالی

ایک مستعد دیانتدار متوکل مالی کی ضرورت ہے جو صرف ۱½ ایکڑ زمین کو باغ و بہار بنانے میں دل لگی سے کام کرے۔ مزید شرائط کیلئے بالمشافہ رابطہ قائم کریں۔

ڈاکٹر محمد شفیع کالج روڈ ربوہ

برائے فروخت

گولبازار غربی ربوہ کے وسط میں ایک باموقعہ اور چالو حالت میں جنرل سٹور مع فرنیچر فوری طور پر قابلِ فروخت ہے۔ جس دکان میں جنرل سٹور واقعہ ہے اس کا کرایہ وغیرہ طے کروانے میں مقدور بھر تعاون کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب ہم سے رابطہ قائم کریں۔

خدمت مرکز

اقصیٰ چوک ربوہ فون ۔ پی پی 640